بسم اللہ الرحمن الرحیم

# روزہ افطار کا صحیح وقت

قرآن مجید، احادیث صحیحہ

اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں

مرتب

عبدالحمید (مبلغ اسلام)

مسجد المسلمین شہداد کوٹ (سندھ)

موبائل نمبر 03013291314

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# روزہ افطار کا صحیح وقت

## قرآن مجید، احادیث صحیحہ اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

**1** ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ (سورۃ البقرۃ 187)

پھر روزہ کو رات تک پورا کرو۔

بعض لوگ مندرجہ بالا اس آیت مبارکہ کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ روزہ رات کو افطار کرنا چاہیئے اور رات سورج کے غروب ہوتے ہی شروع نہیں ہوتی بلکہ اندھیرا چھا جانے کے بعد رات شروع ہوتی ہے۔ اور یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مغرب کی اذان کا روزہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ اذان نماز کے لئے کہی جاتی ہے اس لئے اذان سن کر پہلے نماز مغرب پڑھی جائے بعد میں روزہ افطار کیا جائے اور کہتے ہیں مغرب اور رات دو الگ الگ وقت ہیں مغرب کو رات نہیں کہا جائے گا اور رات کو مغرب نہیں کہا جائے گا اس کو ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید کی آیت بھی پیش کرتے ہیں مثلاً ایک مولوی صاحب کہتا ہے کہ

**2** فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ (سورۃ ق 39)

پس یہ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کریں اور اپنے رب کی تسبیح تعریف کے ساتھ بیان کریں سورج نکلنے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے۔

محترم قارئین کرام! مولوی صاحب مندرجہ بالا سورہ ق کی یہ آیت پیش کر کے کہتا ہے کہ دیکھو جی اس آیت میں سورج قبل الغروب کے وقت کو مغرب کہا گیا ہے رات نہیں کہا گیا جب کہ روزہ رات کو افطار کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

مولوی صاحب کی اس بات کا پہلا جواب تو یہ ہے کہ اس آیت میں مغرب کب کہا گیا ہے؟ بلکہ اس آیت میں تو قَبْلَ الْغُرُوْبِ ہے یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے اور مغرب سورج غروب ہونے سے پہلے نہیں ہوتی بلکہ سورج غروب ہونے کے بعد مغرب ہوتی ہے لہٰذا مولوی صاحب کا اس آیت سے مغرب قرار دینا غلط ثابت ہوا۔ بلکہ سورۃ ق کی اس قَبْلَ الْغُرُوْبِ والی آیت سے اگلی آیت نمبر 40 میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات کے وقت بھی تسبیح کریں۔

محترم قارئین کرام! پہلی آیت میں سورج غروب ہونے سے پہلے کا ذکر ہے لہٰذا دوسری آیت میں فوراً رات کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے خود ہی وضاحت فرما دی کہ سورج کے غروب ہوتے ہی رات شروع ہو جاتی ہے۔

محترم قارئین کرام! اب ہم دیکھتے ہیں کے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ مسئلہ کیسے سمجھایا ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ:

**3** قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مَنْ هَا هُنَا وَاَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَا هُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ (صحیح بخاری 1954)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ادھر (مشرق) سے رات آجائے اور ادھر سے دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کر لے۔

مندرجہ بالا اس حدیث مبارکہ کے اوپر لکھا ہوا موجود ہے کہ:

**4** وَافۡطَرَ اَبُوۡ سَعِيۡدِ الۡخُدۡرِیُّ حِيۡنَ غَابَ قُرۡصُ الشَّمۡسِ

ابو سعید خدریؓ روزہ اس وقت افطار کرتے جب سورج کی ٹکیہ غائب ہو جاتی۔

مندرجہ بالا اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضاحت فرمادی کہ سورج غروب ہوتے ہی دن چلا جاتا ہے اور رات آجاتی ہے اور اسی وضاحت پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ سورج کی ٹکیہ غائب ہوتے ہی روزہ افار کرلیا کرتے تھے۔

اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ اسلامی تاریخ کا آغاز سورج غروب ہوتے ہی ہو جاتا ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز رمضان کی 6 تاریخ ہے تو جمعہ کی رات جمعہ کے دن سے پہلے ہوتی ہے اور یہ رات سورج غروب ہوتے ہی 6 رمضان کی رات شروع ہو جاتی ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ سورج غروب ہوتے ہی رات شروع ہو جاتی ہے اس لئے **سورۃ بقرۃ کی آیت نمبر 187** کہ روزہ کو رات تک پورا کرو سے معلوم ہوا کہ روزہ کو سورج کے غروب ہونے تک پورا کرو اور سورج غروب ہوتے ہی رات شروع ہو جاتی ہے اس لئے سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرلیا جائے اور اسی پر نبی ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا عمل تھا۔

محترم قارئین کرام! ایک اور مولوی صاحب کہتا ہے کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے اور اس کے ثبوت میں مندرجہ ذیل حدیث مبارکہ پیش کرتا ہے۔

**5** مستدرک حاکم میں حدیث نمبر 1568 میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک روز مجھے خواب میں دکھایا گیا: ایک ایسی قوم کو دیکھا جن کو الٹا لٹکایا ہوا تھا اور ان کے جبڑے پھٹے ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں انہوں نے

جواب دیا! یہ وہ لوگ ہیں جو افطاری کے وقت سے پہلے ہی روزہ افطار کیا کرتے تھے۔

محترم قارئین کرام! غور فرمائیں مندرجہ بالا اس حدیث میں جلدی افطار کرنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ وقت سے پہلے افطار کرنے کا ذکر ہے لیکن مولوی صاحب نے اس حدیث کو جلدی افطار کرنے والوں کے خلاف دلیل بنا کر پیش کر کے حدیث رسول ﷺ میں کھلی خیانت کی ہے یہ ہے مولویوں کی ہیرا پھیری کی حقیقت۔

محترم قارئین کرام! اب ہم روزہ افطار کرنے کا وقت ہونے کے بعد روزہ جلدی افطار کرنے کے فضائل میں فرمان رسول ﷺ پیش کر رہے ہیں۔

**6** وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ (صحیح بخاری 1957،مسلم 1098، 2554، مشکوۃ 1984)

حضرت سہلؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے وہ خیر و بھلائی پر رہیں گے۔

**7** عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَزَالُ أُمَّتِي عَلَى سُنَّتِي مَا لَمْ تَنْتَظِرْ بِفِطْرِهَا النُّجُومَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ صَائِمًا أَمَرَ رَجُلًا فَأَوْفَى عَلَى نَشْزٍ ،فَإِذَا قَالَ: قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ أَفْطَرَ

مستدرك حاكم 1584 سند صحيح، صحيح ابن خزيمه 2061، سلسلة الاحاديث الصحيحه 2081

حضرت سہل بن سعدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک روزہ افطار کرنے میں ستاروں کا انتظار نہیں کرے گی (بلکہ سورج غروب ہوتے ہی افطار میں جلدی کرے گی۔ نبی ﷺ جب روزہ رکھتے تو (شام کے وقت) ایک شخص کو بلند جگہ پر بٹھا دیتے جب وہ شخص کہتا کہ سورج غروب ہو گیا ہے تو آپ فوراً روزہ افطار کر لیتے۔

8 حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ۔ (ابو داؤد 2353، ابن ماجہ 1698، ابن خزیمہ 2060، ابن حبان 889، مستدرک حاکم صحیح)

دین اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر سے افطار کرتے ہیں۔

9 حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا:

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ : اَحَبُّ عِبَادِىْ اِلَىَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا (ترمذی 700،701 امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: مجھے میرے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرنے والے ہیں۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سورج غروب ہونے کے بعد روزہ جلدی افطار کرنے والے خیر و بھلائی میں رہیں گے دین غالب رہے گا اور جلدی افطار کرنے والے رسول اللہ ﷺ کی سنت پر قائم رہیں گے اور یہی لوگ اللہ عزوجل کے محبوب ہونگے اور سورج غروب ہونے کے بعد تاخیر کرنے والے، دیر کرنے والے یہود و نصاریٰ کے طریقے پر ہوں گے۔

محترم قارئین کرام! اب ہم سورج غروب ہونے کے بعد روزہ جلدی افطار کرنے پر صحابہ کرامؓ کا عمل پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

10 اَبُوْ جَمْرَہ ضُبَعِیْ نے فرمایا کہ میں نے رمضان میں ابن عباسؓ کے ساتھ روزہ افطار کیا ہے۔ جب شام ہونے لگتی تو وہ (ابن عباسؓ) ایک بچی کو چھت پر

بھیج دیتے جب سورج غروب ہوتا تو وہ (بچی) اعلان کر دیتی (کہ سورج غروب ہو گیا ہے) (بچی کا اعلان سن کر) وہ (ابن عباسؓ) (افطار کرتے) کھانا کھاتے اور ہم بھی (ابن عباس کے ساتھ) (روزہ افطار کر لیتے) کھانا کھاتے۔ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو نماز کھڑی ہو جاتی وہ (ابن عباسؓ) نماز پڑھاتے اور ہم بھی ان کے ساتھ نماز پڑھتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 9036)

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا اس روایت سے معلوم ہوا کہ سورج غروب ہوتے ہی پہلے روزہ افطار کرتے پھر نماز پڑھتے لیکن افسوس صد افسوس ایک مولوی کہتا ہے کہ سورج غروب ہونے کے بعد پہلے اذان دی جائے پھر نماز پڑھی جائے پھر روزہ افطار کیا جائے۔

اس مولوی کے اس بیان پر ہم انا للہ وانا الیہ راجعون ہی کہہ سکتے ہیں یہ مولوی لوگوں کو کیسے گمراہ کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے مولویوں کے شر سے امت کو بچائے آمین۔

**11** سعید بن مُسَیَّب نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطابؓ اپنے گورنروں کو یہ خط لکھا کرتے تھے کہ روزہ افطار میں تاخیر نہ کرو اور نماز (مغرب) پڑھنے کے لئے ستاروں کے ظاہر ہونے کا انتظار نہ کیا کرو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 9039)

**12** كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ الِابْنِ النَّبَّاجِ : غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَيَقُوْلُ: تَعْجَلْ: فَيَقُوْلُ غَرَبَتِ الشَّمْسُ؟ فَيَقُوْلُ: لَا تَعْجَلْ: فَيَقُوْلُ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ؟ فَاِذَا قَالَ:نَعَمْ، اَفْطَرَ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى

**(مصنف ابن ابی شیبہ 9045)**

علی بن ابی طالبؓ ابن نباح سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا سورج غروب ہو گیا؟ وہ عرض کرتے جلدی نہ کیجئے۔ علیؓ پھر پوچھا کہ کیا سورج غروب ہو گیا؟ اور وہ کہتے

جلدی نہ کیجئے۔ علیؓ پھر پوچھتے کہ کیا سورج غروب ہو گیا؟ جب ابن نباح نے کہا کہ سورج غروب ہو گیا ہے تو علیؓ نے روزہ افطار کیا پھر اتر کر نماز (مغرب) پڑھی۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا روایت میں علیؓ کا ابن نباح سے بار بار سورج غروب ہونے کا پوچھنے سے معلوم ہوا کہ علیؓ روزہ افطار کرنے کے لئے صرف سورج غروب ہونے کا انتظار کیا کرتے تھے جیسے ہی سورج غروب ہونے کی اطلاع ملتی تو پھر روزہ کھولنے میں تاخیر نہیں کرتے تھے بلکہ سورج غروب ہونے کے بعد فوراً روزہ افطار کر لیا کرتے تھے)۔

محترم قارئین کرام! اب غور اس بات پر کرنا ہے کہ جو لوگ سورج غروب ہونے کے بعد جلدی روزہ افطار کرنے والے حضرت علیؓ کو مانتے ہیں یا پھر سورج غروب ہونے کے بعد تاخیر کر کے روزہ افطار کرنے والے حضرت علیؓ کو ماننے والے ہیں؟ یقیناً حضرت علیؓ کو ماننے والے وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔

13 بنو سوادہ کے ایک آدمی نے بتایا کہ میں حذیفہؓ کے پاس ٹھہرا، جب سورج غروب ہو گیا تو حذیفہؓ اور ان کے ساتھی سورج غروب ہونے کے بعد فوراً روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 9044)

14 ایمنؒ نے فرمایا کہ میں ابو سعیدؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب انہوں نے افطار کیا تو مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی سورج غروب نہیں ہوا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 9042)

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ سورج کی روشنی کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ سورج کے غائب ہوتے ہی روزہ افطار کر لیا کرتے تھے۔

15 سعید بن مسیّب نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ عصر کی نماز کا وقت نکل گیا تو روزہ افطار کر دو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 9047)

محترم قارئین کرام! ہر شخص جانتا ہے کہ عصر کا وقت غروب آفتاب تک ہے لہٰذا مندرجہ بالا اس روایت سے معلوم ہوا کہ سورج غروب ہوتے ہی عصر کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور روزہ افطار کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

16 حضرت ابراہمؒ نے فرمایا کہ:

اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ تَعْجِلَ الْاِفْطَارِ

افطاری میں جلدی کرنا سنت ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1048)

17 حضرت ابو درداءؓ نے فرمایا کہ تین چیزیں نبیوں کی عادات میں سے ہیں (1) افطار میں جلدی کرنا (2) سحری میں تاخیر کرنا (3) وَوَضْعُ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ 9050)

18 حضرت قیس نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کے پاس پانی رکھا اور جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا کہ اسے (پانی کو) پی لو۔ پھر فرمایا کہ اس طرح تم افطاری میں جلدی کرنے والے بن جاؤ گے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 9051)

محترم قارئین کرام! حضرت عمرؓ کے اس فرما سے معلوم ہوا کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کرنے کو جلدی افطار کرنا کہا جائے گا۔

19 حضرت ابو عطیہ (مالک بن عامر) نے فرمایا کہ میں اور مسروق ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

**فَقُلْنَا! يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ؛ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ ؟ قُلْنَا! عَبْدُ اللهِ. قَالَتْ: كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ**

**(صحیح مسلم،2556،1099/مشکوٰۃ1996)**

اور ہم نے کہا! یا ام المؤمنینؓ محمد ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کا عمل کچھ اس طرح ہے کہ ان میں سے ایک افطار کرنے اور نماز (مغرب) پڑھنے میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا افطار اور نماز (مغرب) میں تاخیر کرتا ہے تو ام المؤمنینؓ نے پوچھا! افطار اور نماز میں جلدی کون کرتا ہے؟ تو ہم نے عرض کیا: عبد اللہ (بن مسعودؓ جلدی کرتے ہیں) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے (یعنی افطار اور نماز مغرب میں جلدی کیا کرتے تھے)۔

محترم قارئین کرام! ایک مولوی کہتا ہے کہ شیعہ اور سنی میں روزہ افطار کے ٹائم میں جو فرق ہے یہ غلط نہیں ہے بلکہ دونوں کا عمل صحیح ہے اور دونوں کا یہ عمل صحیح ثابت کرنے کے لئے مندرجہ بالا صحیح مسلم کی یہ حدیث پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں شیعہ کی کتاب اصول کافی نہیں پڑھ رہا بلکہ سنیوں کی کتاب صحیح مسلم پڑھ رہا ہوں یہ حدیث پڑھنے کے بعد کہتا ہے کہ دیکھیں یہاں پر عبد اللہؓ اور ان کے ساتھی جلدی افطار کر رہے ہیں اور ابو موسیٰؓ اور ان کے اصحاب دیر سے نماز پڑھ رہے ہیں یہ دونوں گروہ اصحاب (رسولؐ) کے گروہ ہیں یہ دلیل پیش کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اگر کوئی افطار میں پانچ دس منٹ دیر کر لیتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

محترم قارئین کرام! مولوی کا حدیث میں خیانت اور تحریف کا اندازہ لگائیں مولوی صاحب کہتا ہے کہ عبداللہؓ اور ان کے ساتھی لیکن حدیث میں یہ الفاظ ہی نہیں ہیں عربی کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی یہ جانتا ہے کہ رُجُلٌ ایک مرد کو کہتے ہیں اور رَجُلَانِ دو مردوں کو کہتے ہیں لہٰذا حدیث کے الفاظ ہیں رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ جس کا ترجمہ ہے اصحاب محمدؐ کے دو شخص ہیں ان میں سے ایک جلد کرتا ہے اور دوسرا دیر کرتا ہے۔

جلدی افطار کرنے والا شخص عبداللہ ہے لیکن مولوی کہتا ہے کہ عبداللہ اور ان کے ساتھی، مولوی صاحب نے عبداللہ کے ساتھ ان کے ساتھی لفظ ملا کر حدیث میں خیانت بھی کی ہے اور تحریف بھی کی ہے اور مولوی صاحب نے کہا یہ دونوں اصحاب (رسولؐ) کے گروہ ہیں بلکہ حدیث میں دو گروہوں کا ذکر ہی نہیں بلکہ صرف دو آدمیوں کا ذکر ہے لہٰذا مولوی نے یہ دونوں اصحاب کے گروہ ہیں کہہ کر حدیث میں خیانت بھی کی ہے اور تحریف بھی کی ہے اور جو شخص اتنی دیدہ دلیری سے حدیث میں خیانت اور تحریف کر سکتا ہے اس شخص پر علماء حق کیا فتویٰ لگاتے ہیں وہ خود غور کریں اور ایسے مولویوں کو سننے والے بھی غور کریں کہ جو حدیث میں خیانت اور تحریف کر سکتا ہے اس سے حق کی کیا توقع کی جا سکتی ہے۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا صحیح مسلم کی حدیث پر آپ غور فرمائیں تو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہؓ نے دونوں کو صحیح نہیں فرمایا بلکہ جلدی افطار کرنے والے کے متعلق فرمایا کہ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ہے۔ ام المؤمنین تو فرمائیں جلدی افطار کرنے والا صحیح ہے لیکن آج کا یہ مولوی دونوں کو صحیح کہے اب فیصلہ عوام الناس نے کرنا ہے کہ مولوی سچا ہے؟ یا ام المؤمنین سچی ہیں، ایمان والا یقیناً یہی کہے گا کہ مولوی جھوٹا ہے اور

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ سچی ہیں ان کا فیصلہ بر حق ہے اور مولوی یقیناً غلط بیانی کر رہا ہے۔

محترم قارئین کرام! مندرجہ بالا مکمل تحریر سے یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار میں جلدی کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صحابہ کرامؓ کا عمل تھا اور سورج غروب ہونے کے بعد احتیاطاً لفظ کہہ کر پھر چاہے ایک دو منٹ یا پانچ دس منٹ کہہ کر روزہ افطار میں تاخیر کرنا یہ یہود و نصاریٰ کا عمل ہے۔

لہٰذا اب روزہ افطار کرنے والے کی مرضی ہے کہ سورج غروب ہوتے ہیں بغیر تاخیر کئے رسول اللہ کی سنت پر اور صحابہ کرامؓ کے طریقے پر عمل کرتے ہوئے روزہ جلدی افطار کرے یا پھر سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار میں تاخیر کرکے یہود و نصاریٰ کے طریقے کو اپنائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو رسول اللہ ﷺ کی سنت پر اور صحابہ کرامؓ کے عمل کے مطابق سورج غروب ہوتے ہی جلدی روزہ افطار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو حق تلاش کرنے، حق سمجھنے، حق قبول کرنے، حق پر عمل کرنے اور حق کی تبلیغ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

فقط

**عبدالحمید (مبلغ اسلام)**

مسجد المسلمین شہداد کوٹ (سندھ)

موبائل نمبر 03013291314

رمضان 1446ھ بمطابق مارچ 2025ء